مدینۃ المسیح

قادیان ۲۸ ماہ صلح ۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ۵ بجے شام کی اطلاع مظہر ہے ۔ کہ حضور کی طبیعت نسبتاً بہتر ہے احباب صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں ۔ آج حضور بعد نماز مغرب تا عشاء مجلس میں رونق افروز ہو کر حقائق و معارف بیان فرماتے رہے۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب سلمہ اللہ تعالےٰ کو نسبتاً افاقہ ہے ۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں ۔

جناب چودھری مظفر الدین صاحب پرائیویٹ سیکرٹری کی اہلیہ صاحبہ کو زچگی کے باعث بہت نقاہت ہوگئی ہے ۔ بعض عوارض بھی لاحق ہیں ۔ احباب صحت کے لئے دعا فرمائیں ۔

آج دوپہر کو خواجہ محمد امین صاحب دارالرحمت نے اپنے برادر نسبتی ضیاء الدین صاحب کی دعوت ولیمہ دی ۔ جس میں بہت سے اصحاب شریک ہوئے اور دعا کی ۔
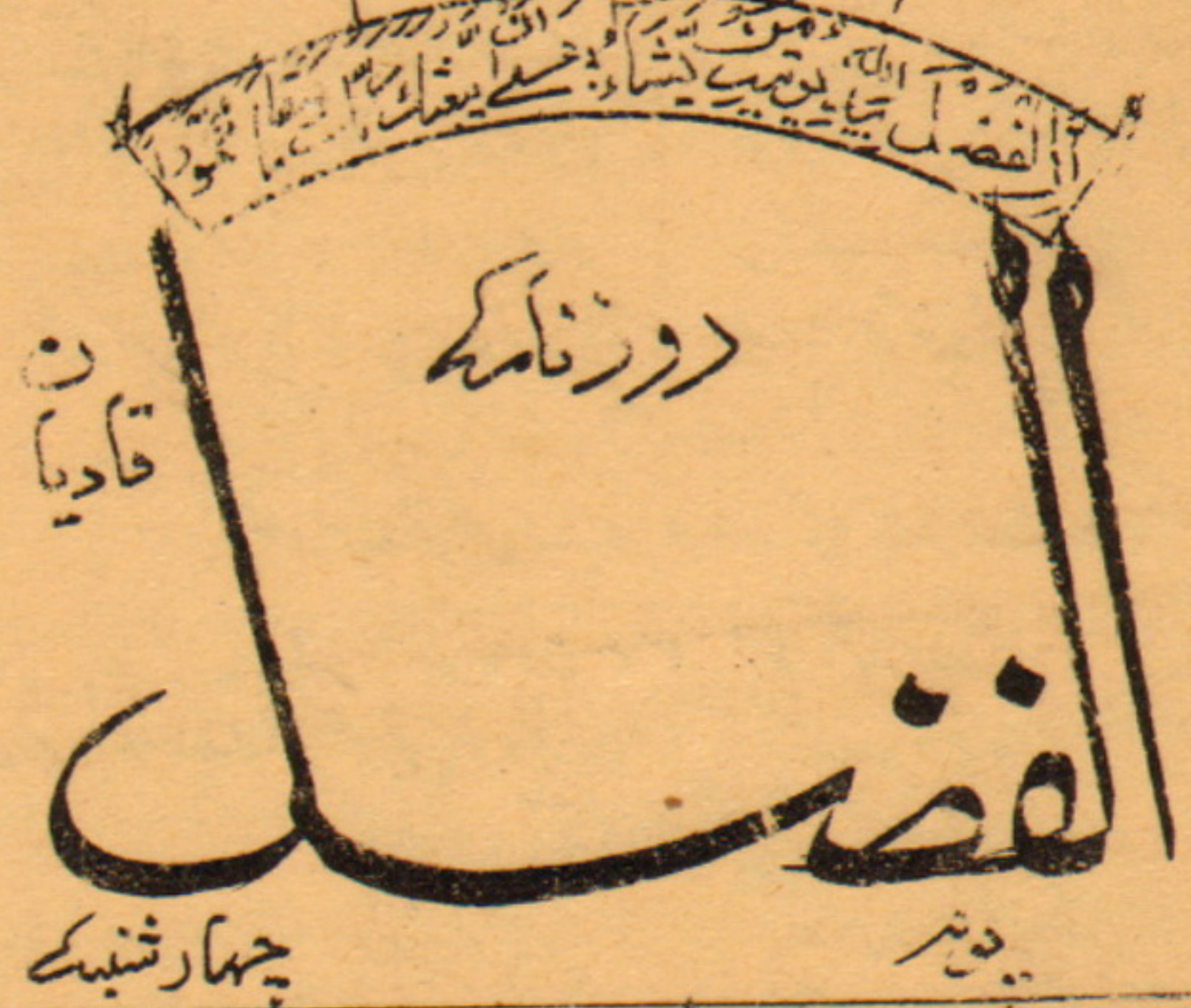
جلد ۳۵ | ۲۹ ماہ صلح ۱۳۲۶ ہش | ۷ ربیع الاول ۱۳۶۶ھ | ۲۹ جنوری ۱۹۴۷ء | نمبر ۲۴

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھو الناصر

فولاد اور ایلائیز تیار کرنیوالی کمپنی

رقم فرمودہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

احباب الفضل میں یہ اعلان پڑھ چکے ہیں ۔ کہ کشید روغن کی کمپنی رجسٹری ہو چکی ہے ۔ اور اب اس کے حصے تقسیم کرنے کے لئے ڈائرکٹروں کی مجلس ہو رہی ہے ۔ چونکہ گورنمنٹ کی طرف سے صرف پانچ لاکھ تک کی رقم کے حصے فروخت کئے جا سکتے ہیں ۔ جب تک حکومت ہند سے زیادہ حصوں کی اجازت نہ لی جائے ۔ اس لئے سردست ایک لاکھ پچاسی ہزار کے حصے کمپنی چلانے والوں کے سوا دوسرے لوگوں کو دیئے جائینگے ۔ عنقریب حکومت سے اجازت کی درخواست دی جائے گی ۔ اور اجازت ملنے پر مزید حصے تقسیم کئے جائینگے ۔

تجارتی کمپنی جس کا اعلان میں پہلے کر چکا ہوں ۔ اس کے رجسٹری کے کاغذات تیار ہو رہے ہیں ۔ اور امید ہے کہ ایک ماہ تک وہ بھی رجسٹری ہو جائے گی ۔ اور پھر اس کے حصے تقسیم ہونگے ۔ ایک ماہ تک انشاء اللہ اس کا اعلان ہو جائیگا ۔

اب ایک تیسری کمپنی کے متعلق ریسرچ لیباریٹری غور کر رہی ہے ۔ یہ کمپنی فولاد اور ایلائیز بنانے کے لئے قائم کی جائے گی ۔ اس کی سکیم پر غور ہو رہا ہے ۔ اور اس کی سکیم بنتے ہی اس کا اعلان ہو جائیگا ۔ لیکن جلسہ پر کئی دوستوں نے شکایت کی ۔ کہ انہیں وقت پر اطلاع نہیں ملی ۔ اور وہ پہلی کمپنیوں میں حصہ نہیں لے سکے ۔ اس لئے میں اس اعلان کے ذریعہ سے دوستوں کو اطلاع دیتا ہوں ۔ کہ جو لوگ اس کمپنی میں حصے خریدنے چاہیں ۔ وہ محکمہ تجارت کو اپنے ارادہ سے جلد اطلاع دے دیں ۔ کہ وہ کس قدر رقم کے حصے خریدنے چاہتے ہیں ۔ اس وقت ہندوستان میں اچھا فولاد تیار نہیں ہوتا ۔ حالانکہ ریلوں ۔ پلوں اور انجنوں اور اوزاروں کے بنانے کے لئے بڑی مقدار میں فولاد کی ضرورت ہے ۔ اور کروڑوں روپیہ کا فولاد ہر سال ہندوستان میں خرچ ہوتا ہے ۔ جس کا بہت سا حصہ ہندوستان میں باہر سے آتا ہے یہ کام بہت اہم ہے ۔ اور کروڑوں روپیہ تک کا کاروبار اس صنعت میں کیا جا سکتا ہے ۔ اور بہت فائدہ کی امید ہے ۔ یہ کمپنی اگر عمدگی سے چلائی جائے تو اس میں بہت فائدہ کی امید ہے ۔ اور اس میں بہت سا سرمایہ لگایا جا سکتا ہے ۔ اور ہندوستان کی آئندہ صنعت کو مد نظر رکھتے ہوئے اس میں ترقی کی بہت زیادہ امید ہے ۔ اس وقت اچھا فولاد صرف ٹاٹا کمپنی بناتی ہے ۔ جو اربوں روپیہ کا کاروبار کرتی ہے ۔ اور ہندوستان کی سب سے بڑی صنعت ہے اس کے علاوہ کوئی ایسی کمپنی ہندوستان میں نہیں ۔ جو اچھا فولاد تیار کرتی ہے ۔ مگر ہماری ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کا خیال ہے ۔ کہ وہ نہایت اعلےٰ فولاد اور دوسرے مختلف ایلائیز تیار کر سکتی ہے ۔ جو ملک کی صنعت میں بہت بڑی مدد ثابت ہو سکتے ہیں ۔ اس لئے جماعت کو اس میں روپیہ لگانے کا خاص موقعہ ہے ۔ پہلے اس کے بھی پانچ لاکھ کے حصے فروخت ہونگے اور پھر گورنمنٹ کی منظوری سے اس رقم کو بڑھا دیا جائے گا ۔ یہ کام قادیان میں ہی شروع کیا جائے گا ۔ اور اس کے ماہرین کے تیار کرنے کا کام شروع کر دیا گیا ہے ۔ اس لئے جن دوستوں کو پہلے کاموں میں حصے نہیں ملے ۔ یا جو مزید روپیہ لگانا چاہتے ہوں ۔ وہ جلد اپنے فیصلے سے وکیل تجارت کو اطلاع دیں ۔ یہ بات یاد رہے ۔ کہ یہ اعلان قانونی نہیں قانونی اعلان کمپنی کے رجسٹرڈ ہونے پر ہوگا ۔ اور غالباً تکمیل پر اس میں پچاس لاکھ تک سرمایہ گورنمنٹ کی اجازت سے لگایا جائیگا ۔

خاکسار :- مرزا محمود احمد

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ سے فارغ التحصیل دیہاتی مبلغین کی الوداعی ملاقات

آج ۱۲ بجے اور ایک بجے کے درمیان حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے پچاس فارغ التحصیل دیہاتی مبلغین کو الوداعی شرف ملاقات بخشا ۔ اور ان کو مفید ہدایات دیں ۔ اور انکی کامیابی کے لئے دعا فرمائی ۔ اب وہ اپنے اپنے علاقے کیطرف روانہ ہو

ایڈیٹر :- روشن دین تنویر

بھائی عبدالرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپوایا اور قادیان سے شائع کیا

امریکہ میں احمدی مبلغین کا نعرۂ حق

امریکہ کے ایک اخبار کے تأثرات

(انگریزی سے ترجمہ)

جناب چودھری خلیل احمد صاحب ناصر اور جناب مرزا منور احمد صاحب کے امریکہ پہنچنے پر ان کے اعزاز میں امریکہ کے احمدیوں نے دعوتِ خیر مقدم کا اہتمام کیا۔ جس میں قرب و جوار کی احمدیہ جماعتوں کے بہت سے مرد و زن نے شمولیت اختیار کی۔ اس تقریب کا فوٹو جس کے وسط میں تینوں مبلغین مرزا منور احمد صاحب۔ صوفی مطیع الرحمن صاحب بنگالی۔ اور چودھری خلیل احمد صاحب ناصر بیٹھے ہیں۔ امریکہ کے ایک کثیر الاشاعت اخبار نے درج کرتے ہوئے ایک مختصر سا مقالہ سپرد قلم کیا ہے۔ جس کا ترجمہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

مسلمانان امریکہ کی طرف سے مبلغین کا خیر مقدم

"صرف اسلام ہی موجودہ زمانہ کے اقتصادی۔ سیاسی اور روحانی مسائل کی گتھی کو سلجھا سکتا ہے۔ اور ہم یہ عزم لیکر کھڑے ہوئے ہیں۔ کہ ہم اسلام کا پیغام نہ صرف امریکہ میں پہنچائیں گے۔ بلکہ ساری دنیا میں پہنچا کر دم لیں گے۔" یہ وہ الفاظ ہیں۔ جو احمدیہ مسلم مبلغین نے ایک جلسہ میں سامعین کے گوش گذار کئے۔ جو پچھلی اتوار کو آرڈر ستن ہوس ۲۵۲۲ ڈیلبسٹر ایونیو میں منعقد ہوا۔

یہ جلسہ جماعت احمدیہ کے مرکز احمدیت قادیان (انڈیا) سے دو نئے مبلغین کی آمد پر ان کے خیر مقدم کے لئے منعقد کیا گیا تھا۔ دو نئے مبلغین چودھری خلیل احمد صاحب ناصر اور مرزا منور احمد صاحب ہیں۔ اول الذکر شکاگو میں اور دوسرے پٹس برگ میں متعین کئے گئے ہیں۔ جلسہ کی صدارت جناب صوفی مطیع الرحمن صاحب بنگالی جو انچارج تبلیغ امریکہ اور مسلم سن رائیز کے ایڈیٹر ہیں۔ نے فرمائی۔ وہ خود بھی اٹھارہ سال سے اس ملک میں تبلیغی فرائض سر انجام دے رہے ہیں۔ استقبالیہ ایڈریس نوجوانوں کی تنظیم (مجلس خدام الاحمدیہ) اور خواتین کی مجلس (لجنہ اماء اللہ) کی طرف سے پیش کئے گئے۔ جس میں پٹس برگ۔ ڈیٹن۔ کلیولینڈ اور ینگس ٹاؤن کے نمائندگان شریک تھے۔ ایڈریس کے جواب میں دونوں مبلغین نے سب احباب کے پر خلوص جذبات کا شکریہ ان الفاظ میں ادا کیا:۔ اب وقت آن پہنچا ہے۔ کہ ہم اپنے کام کو نہایت سرعت سے ختم کرنے کی کوشش کریں۔ اور چند ہی سالوں میں سارے امریکہ میں ایک ہی پر امن مذہب اسلام قائم کر دیں۔ بالآخر صاحب صدر نے اپنی صدارتی تقریر میں احباب جماعت کو ساری دنیا میں صداقت کی اشاعت کی خاطر شاندار قربانیوں کے لئے آمادہ کیا۔ اس اجتماع کا وہ منظر جب وہ اپنے اسلامی طریق عبادت کے مطابق فرش پر سربسجود تھے۔ نہایت ہی دلفریب اور موثر تھا (منیر احمد ونیس)

یہ ننگِ زندگی ہے اسے توڑ پھوڑ دے

ابلیس کے پلید مزامیر توڑ دے
کس طرح عقلمند ہوئے عقل کے غلام
تو نے بنا ہے گرد ہنر کا جو تار و پود
درد آشنا نہیں کوئی گلشن میں عندلیب

سازِ ازل کے ساتھ ذرا تار جوڑ دے
مجنوں سے کہہ رہے ہیں بیابان چھوڑ دے
یہ ننگِ زندگی ہے اسے توڑ پھوڑ دے
ایسا نہ ہو کوئی تری گردن مروڑ دے

تنویر ایک قطرہ ترے دل میں ہے ابھی
انصاف تو یہی ہے اسے بھی نچوڑ دے
(تنویر)

اے خدا تو اپنے فرشتوں کو نازل فرما جو لوگوں کو زیادہ سے زیادہ قربانیاں کرنے پر آمادہ کریں

(وعدوں کی آخری تاریخ ۱۰ر فروری ہے)

فرمایا:۔ تمام جماعتیں جنہوں نے اپنی لسٹیں ابھی تک مکمل کر کے نہیں بھجوائیں۔ انہیں چاہیئے۔ کہ وہ جلد سے جلد اپنی فہرستیں مکمل کر کے مرکز میں بھجوا دیں۔ اسی طرح جن افراد نے اس طرف توجہ نہیں کی۔ انہیں چاہیئے۔ کہ بہت جلد اپنے وعدوں کی فہرستیں مکمل کر کے مرکز میں بھجوا دیں۔ تا کہ خدا تعالیٰ کے حضور وہ سابقون میں شامل ہوں۔ پیچھے رہنے والوں میں شامل نہ ہوں۔"

"یاد رکھو! جو لوگ آخری تاریخ کا انتظار کرتے رہتے ہیں۔ وہ بعض دفعہ اپنی غفلت کی وجہ سے آخری تاریخ کو بھی وعدہ نہیں کر سکتے۔ ان کا وعدہ ہمارے پاس اس وقت پہنچتا ہے۔ جبکہ اسے قبول نہیں کیا جا سکتا۔"

"پس یہ مت خیال کرو۔ کہ ۱۰ر فروری آخری تاریخ ہے۔ اس تاریخ کو تم اپنا وعدہ لکھوا دوگے۔ اس لئے کہ اگر تم نے ۱۰ر فروری کو وعدہ لکھوایا۔ تو تم وعدہ کرنے والوں میں آخری آدمی ہو گے۔ اور یہ کوئی خوشی کی بات نہیں ہو سکتی۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے ہیں۔ جنت میں جانے والا آخری شخص وہ ہوگا۔ جو دوزخ میں سے سب سے آخر میں نکلے گا۔ پس اگر تم بھی وعدہ کرنے والوں میں آخری آدمی بنتے ہو۔ تو یہ تمہارے لئے کوئی خوشی کا مقام نہیں ہو سکتا۔ تمہیں کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ تم نیکی میں سب سے پہلے حصہ لینے والے بنو۔ اور اگر تم کسی وجہ سے پہلے حصہ لینے والوں میں نہیں آ سکے۔ تو کوشش کرو کہ درمیانی درجہ تمہیں میسر آ جائے۔ اگر تم درمیان میں بھی شامل نہیں ہو سکے۔ تو اس کے بعد جس قدر جلد نیکی میں حصہ لے سکو۔ لے لو اور کم سے کم تم یہ کوشش کرو۔ کہ وعدہ کرنے میں تم آخری آدمی مت بنو۔" دفتر اول کے تیرھویں سال اور دفتر دوم کے سال سوم کی فہرستیں عہدہ داران فوری مکمل کر کے براہِ راست حضور میں پیش کریں۔ پر وعدے اضافوں کے ساتھ ہوں۔ اے خدا تو اپنے فرشتوں کو نازل فرما جو لوگوں کو زیادہ سے زیادہ قربانیاں کرنے پر آمادہ کریں۔

(وکیل المال تحریک جدید)

حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا ایک ضروری ارشاد

تحریک جدید کے مجاہدین اور جماعتیں فوری توجہ فرمائیں!

سیدنا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے یہ اعلان کرنے کا ارشاد فرمایا ہے۔ کہ چونکہ تحریک جدید کے دفتر اول کے تیرھویں سال اور دفتر دوم کے تیسرے سال کے لئے وعدہ کرنے کی آخری تاریخ ۱۰ر فروری قریب آ رہی ہے۔ اس لئے جن احباب اور جماعتوں کی طرف سے تاحال وعدے نہیں بھجوائے گئے۔ وہ فوراً وعدے بھجوا دیں۔

درخواست دعا

ڈسکہ ۲۷ر ماہ جنوری۔ بذریعہ تار اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ جناب چودھری شکر اللہ خاں صاحب کی صاحبزادی عطیۃ اللہ صاحبہ بعارضہ ٹائیفائڈ بیمار ہیں۔ احباب ان کی صحت عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق نیجر صاحب الفضل کو مخاطب کیا جائے۔ (ایڈیٹر)

اعلان ضروری

صوبہ پنجاب کے ایک بڑے تجارتی شہر میں تھوڑے سرمایہ سے کام کرنے والے خواہشمند دوست جلد از جلد اپنی درخواستیں نظارت میں بھیج دیں۔ ایسے دوستوں کو اس شہر کے امیر جماعت کے مشورہ سے تجارت کا کاروبار کرنا ہوگا۔ اگر درخواست کنندہ دوست کو کچھ سرمایہ کی ضرورت ہوگی۔ تو اس کی امداد کی جا سکے گی۔ (ناظر دعوۃ و تبلیغ)

سرورِ کائنات کے تبلیغی خطوط

فرمانروایانِ عالم کے نام

بطحا کی بے آب و گیا وادی میں ایک قوم آباد تھی۔ جو تہذیب و تمدن سے ناآشنا تعلیم و تربیت سے محروم مذہب و اخلاق سے بے نیاز اور وحشت و بربریت کی پروردہ تھی۔ اس قوم میں ایک مطلبی خاندان تھا۔ جس کا سرمایہ افتخار صرف یہ امر تھا۔ کہ وہ اعلےٰ ترین حسب نسب کا مالک ہے۔ یہ اسی خاندان کے ایک اولوالعزم انسان کا ذکر ہے۔ جو شکم مادر میں یتیم ہوگیا جسے ماں کی آغوش محبت بھی زیادہ عرصہ تک نصیب نہ ہوسکی۔ جسے تعلیم و تربیت کے مواقع بھی میسر نہ آسکے۔ اور جو بلحاظ امارت و حکومت کچھ بھی حیثیت نہ رکھتا۔ جسے عرف عام میں محمد (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) اور امین و صدوق کے لقب سے یاد کیا جاتا تھا۔

ایک دن کیا ہوا کہ اس آمنہ کے یتیم اور بے کس امی (فداہ امی وابی) نے اپنے رب سے اطلاع پا کر یہ اعلان کردیا انی رسول اللہ الیکم جمیعاً۔ بھائیو ذرا کان کھول کر سن لو۔ میں تم سب کے لئے خدا کی طرف سے پیغامبر بنا کر بھیجا گیا ہوں۔ ان الفاظ کا سننا تھا۔ کہ تمام مکہ انتہائی جوش و اضطراب سے بھڑک اٹھا۔ ان کے خفتہ جذبات نے ایک وحشت زا انگڑائی لی۔ اور درندگی کا ایک خطرناک مجسمہ بن کر رب العزت کی مخالفت کے درپے ہوگئے۔ تمسخر۔ استہزا تذلیل اور ایذارسانی غرضکہ کوئی بھی ایسی ذلیل حرکت باقی نہ رہی۔ جو انہوں نے رسول پاک اور آپ کے ماننے والوں کے حق میں روا نہ رکھی ہو۔

جب نہ مظالم کے بادل تھمنے میں آئے اور نہ مصائب و تکالیف کا سیلاب ہی رکا۔ تو حضور سرور کائنات نے اپنے جانثار خدام کو مکہ چھوڑ کر یثرب جانے کا حکم دے دیا۔ اور حضور خود بھی وہیں ہجرت کر آئے۔ لیکن یہاں آکر بھی ان غریب الدیار عشاق کو امن و سکون نصیب نہ ہوا۔ مکہ والے سرور کائنات کے میزبانوں اور انصار کو ڈرانے دھمکانے کے علاوہ جنگ کی طرح ڈالتے رہے۔

لیکن ہم تاریخ اسلام پڑھ کر حیران رہ جاتے ہیں۔ کہ ان تمام لرزہ براندام علالات اور ہولناک حادثات میں جہاں ایمان کی بیش بہا دولت ان کے لئے سرمایہ حیات تھی۔ وہاں ایک اور چیز جو ہمیں باوصف ان تمام پُرصعب حالات کے نظر آتی ہے۔ وہ فریضۂ تبلیغ کی ادائیگی ہے۔ نہ مکہ کی اذیتیں ان جانثار خدام کو تبلیغ سے روک سکیں۔ اور نہ مدینہ کی معرکہ آرائیاں اپنے اس فرض کی ادائیگی میں انکو حائل نظر آئیں۔

اگر پہلے حلقۂ تبلیغ اپنے خاندان۔ قبیلہ کے چند افراد اور ابنائے ملک تک محدود تھا۔ تو اب اس خدائے عزوجل کے عظیم القدر تاجدار نے فرمانروایانِ عالم کو اپنی رسالت کا پیغام دینا شروع کردیا۔ وہ خطوط جو حضور سرور کائنات نے بادشاہوں کو تحریر فرمائے۔ انہیں پڑھ کر انسان حیرت و استعجاب کی اتھاہ گہرائیوں میں ڈوب جاتا ہے۔

اللہ اللہ وہ مدینے کا مہاجر کبھی کئی دقت فاقوں میں گذارنے والا تین تین پتھر باندھ کر بھوک کا مقابلہ کرنے والا۔ ہاں ہاں وہی جو اپنی جوتیاں اپنے ہاتھ سے گانٹھ لینا عار نہ سمجھتا تھا۔ کون ہمارا رسول عربی (فداہ امی وابی) دنیا بھر کے تاجداروں کو اسلام کی دعوت دیتا ہے۔ لیکن کتنے مختصر اور فیصلہ کن الفاظ میں۔ ہاں دعوت کی عظمت و جلالت کے مدنظر انتہائی سادگی کے ساتھ توحید و رسالت کی تبلیغ ہے اور بس ملاحظہ ہوں۔

حضور کا پہلا مکتوب اصحمہ نجاشی شہنشاہ حبشہ کے نام۔

فرمایا ادعوك الی اللہ وحدہ لا شریك له والموالاة علی طاعتك وان تتبعنی وتومن بالذی جاءنی فانی رسول اللہ ادعوك وجنودك الی اللہ عزوجل وقد بلغت و نصحت فاقبلو نصیحتی والسلام علیٰ من اتبع الھدیٰ

ترجمہ۔ میں تمہیں خدائے واحد کی اطاعت و موالاۃ کی دعوت دیتا ہوں۔ اور اس امر کی کہ تم میری پیروی کرو۔ اور اس وحی پر ایمان لاؤ۔ جو خدا کی طرف سے مجھ پر نازل ہوئی کیونکہ میں خدا کا فرستادہ ہوں میں تمہیں اور تمہارے لشکر کو خدا کیطرف بلاتا ہوں۔ پس میں نے تم تک خدا کا پیغام پہنچا دیا۔ اور نصیحت بھی کردی۔ اب تمہارا فرض ہے کہ تم اسے قبول کرو۔ سلامتی اس پر جو ہدایت کی پیروی کرتا ہے۔

حضور سرور کائنات کا یہ خط حضرت عمر بن امیہ ضمری بادشاہ حبشہ کے پاس لے کر گئے۔ نجاشی پر رسول عربی صلعم کی مادی حیثیت خوب روشن تھی۔ حضرت جعفر طیار جیسے جلیل الشان صحابی اور دوسرے بہت سے مسلمان اسکی پناہ میں تھے۔ ان حالات میں حضرت عمر بن امیہ ضمری حبشہ گئے۔ اور جاتے ہی پہلے تو دربار میں ایک زبردست تقریر کی۔ اور پھر حضور کا خط پیش کیا۔ نجاشی ایک صحیح الفطرت اور سلیم الطبع انسان تھا۔ اس نے حضور کا مکتوب گرامی لے کر آنکھوں سے لگایا۔ اور اسکے احترام کے مدنظر تخت شاہی سے نیچے اتر آیا۔ اور ترجمان کو بلا کر حضور کا خط پڑھنے کو کہا۔ جب ترجمان پڑھ چکا۔ تو نجاشی نے پھر خط کو سر و آنکھوں سے لگایا۔ اور دعوت کی تصدیق کی۔ اور حضرت جعفر طیار کو بلا کر ان کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا۔ اور حضور رسالتماب کے خط کا جواب لکھوا کر حضرت عمر بن امیہ کو دیا۔ جس کا ماحصل یہ تھا۔

میں تصدیق کرتا ہوں کہ آپ اللہ کے سچے رسول ہیں۔ اور سچے رسولوں کی تصدیق کرنے والے ہیں۔ میں نے آپ کے ابن عم کے ہاتھ پر محض خدا تعالےٰ کی رضا کی خاطر اسلام قبول کرلیا ہے۔

جب حضرت عمر بن امیہ روانہ ہونے لگے تو نجاشی نے اپنے بیٹے (ارہا) کو ان کے ساتھ کردیا۔ (جو کشتی کے غرق ہوجانے سے سمندر میں ڈوب گیا)

نجاشی نے یہ سب کچھ ان حالات میں کیا۔ جبکہ اسکی رعایا اسلام کے خلاف جذبات رکھتی تھی۔ اور نجاشی کو یہ خطرہ بھی دامنگیر تھا کہ مبادا اسکے اسلام لانے پر حبشہ کے لوگ مخالفت پر کمربستہ ہوجائیں۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا اور اہل حبشہ نے نجاشی کے اسلام لانے پر بے انتہا شوروغل مچایا۔ مخالفت کے مظاہرے کئے لیکن نجاشی نے خاص حکمت و دانائی اور حسنِ تدبیر سے اس مکدر فضا کو دور کرکے حالات کو استوار کیا

جناب مولوی محمد علی صاحب کے دو متضاد حلفیہ بیانات

حضرت مرزا صاحب نبی ہیں

۱۹۰۴ء میں بمقدمہ مولوی کرم دین سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی موجودگی میں مولوی محمد علی صاحب نے حلفیہ بیان دیتے ہوئے کہا کہ (الف) "مرزا صاحب دعوٰے نبوت کا اپنی تصانیف میں کرتے ہیں۔ یہ دعوٰے نبوت اس قسم کا ہے کہ میں نبی ہوں لیکن کوئی نئی شریعت نہیں لایا۔ ایسے مدعی کا مکذب قرآن شریف کی رو سے کذاب ہے۔"

(ب) "مکذب مدعی نبوت کذاب ہوتا ہے۔ مرزا صاحب ملزم مدعی نبوت ہے۔ اسکے مرید اسکو دعوےٰ میں سچا اور دشمن جھوٹا سمجھتے ہیں۔ پیغمبر اسلام مسلمانوں کے نزدیک سچے نبی ہیں۔ اور عیسائیوں کے نزدیک جھوٹے ہیں۔" (مسل مقدمہ مولوی کرم دین آف بھیں)

حضرت مرزا صاحب نبی نہیں

مولوی محمد علی صاحب انعام کے خیال میں اعلان کررہے ہیں۔ کہ میں ۲۵ دسمبر کو اپنے جلسہ پر ایک حلف اٹھا کر کہوں گا کہ:۔

"میرا عقیدہ ہے کہ حضرت مرزا صاحب مجدد و مسیح ہیں مگر نبی نہیں۔"

جناب مولوی صاحب روز حشر کو یاد کرکے سوچ لیں۔ کہ جب وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے سامنے ہونگے تو کیا حضور مولوی صاحب سے یہ نہ فرمائینگے۔ کہ میرے سامنے اور میری موجودگی میں تو میرے نبی ہونے پر قسمیں کھایا کرتے تھے۔ اور میری وفات کے بعد میرے نبی نہ ہونے پر قسمیں کھانے لگ گئے تھے؟ جناب مولوی صاحب ابھی سے اس سوال کا جواب سوچ لیں۔ اور ایسے لوگوں کے انجام پر غور کرلیں۔ جلا تدری ما احدثوا بعدك کا مصداق ہوتے ہیں۔ خاکسار ابوالعطا جالندھری [illegible]

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا سفر کشمیر

(۲)

(تقریر جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب بر موقعہ جلسہ سالانہ ۱۹۴۶ء)

یہ خیال درست نہیں کہ واقعہ صلیب کے بعد قبر سے جی اٹھنے پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام جلالی جسم کے ساتھ گلیل کی طرف گئے۔ اور وہاں سے انہوں نے آسمان کی راہ لی۔ اس خیال کی تردید اناجیل کے اپنے ہی بیانات سے ہوتی ہے۔ کیونکہ وہ گلیل کے بعد دمشق میں بھی جاکر اپنے شاگردوں سے ملے اور وہاں کچھ عرصہ رہے۔ اور اسی اثنار میں جب یہودیوں کو علم ہوتا ہے۔ کہ وہ زندہ ہیں۔ تو پھر دوبارہ ان کو پکڑنے اور مروانے کے لئے ان کے سردار کاہنوں نے لوگوں کو بھیجا۔ ان پیچھا کرنے والوں میں شاؤل نامی بھی ایک شخص تھا۔ جو پہلے شدید دشمن تھا۔ اور پھر دمشق جاتے ہوئے راستہ میں اس میں غیر معمولی تبدیلی ہوئی۔ اور اس نے توبہ کی۔ اور اس نے بپتسمہ لیا۔ یہ شاؤل وہی شخص ہے۔ جو بعد میں پولوس کے نام سے مشہور ہؤا۔ پولوس اپنی دشمنی اور اس تبدیلی کا ذکر فیتس بادشاہ کے سامنے یوں بیان کرتا ہے:۔

"میں نے بھی سمجھا تھا کہ یسوع ناصری کے نام کی طرح طرح سے مخالفت کرنی مجھ پر فرض ہے۔ چنانچہ میں نے یروشلم میں ایسا ہی کیا اور سردار کاہنوں کی طرف سے اختیار پاکر بہت سے مقدسوں کو قید میں ڈالا۔ اور جب وہ قتل کئے جاتے تھے۔ تو میں بھی یہی رائے دیتا تھا۔ اور ہر عبادت خانے میں انہیں سزا دلا دلا کر زبردستی ان سے کفر کہلواتا تھا۔ بلکہ ان کی مخالفت میں ایسا دیوانہ بنا کہ غیر شہروں میں بھی جاکر انہیں ستاتا تھا۔ اسی حال میں سردار کاہنوں سے اختیار اور پروانے لے کر دمشق کو جاتا تھا۔ تو اے بادشاہ میں نے دوپہر کے وقت راہ میں یہ دیکھا۔ کہ سورج کے نور سے زیادہ ایک نور آسمان سے میرے اور میرے ہمسفروں کے گرداگرد آ چمکا۔ جب ہم سب زمین پر گر پڑے۔ تو میں نے عبرانی زبان میں یہ آواز سنی کہ اے شاؤل! تو مجھے کیوں ستاتا ہے۔ پیٹنے کی آر پر لات مارنی تیرے لئے مشکل ہے۔ میں نے کہا اے خداوند تو کون ہے۔ خداوند بولا میں یسوع ہوں جسے تو ستاتا ہے۔ لیکن اٹھ اپنے پاؤں پر کھڑا ہو۔ کیونکہ میں اسی لئے تجھ پر ظاہر ہؤا ہوں۔ کہ تجھے ان چیزوں کا بھی خادم اور گواہ مقرر کروں۔ جن کی گواہی کے لئے تو نے مجھے دیکھا ہے۔ ...... اور آخر میں یہ کہتا ہے۔ کہ میں چھوٹے بڑے کے سامنے یہ گواہی دیتا ہوں۔ اور ان باتوں کے سوا کچھ نہیں کہتا۔ جن کی پیشگوئی نبیوں اور موسیٰؑ نے بھی کی ہے۔ مسیح کو دکھ اٹھانا ضرور ہے۔ اور سب سے پہلے وہی مردوں میں سے زندہ ہو کر اس امت کو اور غیر قوموں کو بھی نور کا اشتہار دیگا۔ (اعمال ۲۶ آیت ۹ تا ۲۳) پولوس کی اس روایت میں گو یسوع مسیح کے ظہور کو ایک جلالی صورت میں ظاہر کیا گیا ہے۔ لیکن اس سے بھی اتنا پتہ چلتا ہے۔ کہ شاؤل کے ساتھ ان کی ملاقات ہوئی۔ جس سے وہ بہت متاثر ہؤا۔ اور یہ کہ اسے یقین ہو گیا۔ کہ وہ پیشگوئی کے مطابق دکھ اٹھانے کے بعد مردوں میں سے زندہ ہو گئے ہیں۔ اور یہ کہ انہوں نے پھر بنی اسرائیل کی قوموں میں تبلیغ شروع کر دی ہے۔ پولوس کی اس روایت سے یہ بھی پتہ چلتا ہے۔ کہ جب یہودیوں کو علم ہؤا۔ کہ مسیح ناصری زندہ ہے۔ اور لوگوں کو پہلے کی طرح گمراہ کر رہا ہے۔ تو ان کے غیظ و غضب کی آگ دوبارہ بھڑک اٹھی۔ اور انہوں نے ان کو مروانے کے لئے آدمی دمشق کی طرف بھیجے۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ گلیل کے بعد آپ دمشق شہر کی طرف آئے۔ جہاں انہوں نے یہودیوں کے شر کے خوف سے اپنے آپ کو پوشیدگی میں رکھا۔ وہ شہر میں نہیں ٹھیرے بلکہ شہر سے دو میل کے فاصلہ پر ایک پہاڑی کے دامن میں جہاں جنگل تھا رہے اور آج تک وہ جگہ حضرت عیسیٰؑ کی اس عارضی قیام کی وجہ سے ان کے نام پر مشہور ہے۔ اور اسے ربوہ کہتے ہیں۔ عیسائی محققین نے بھی اعمال کی مذکورہ بالا آیتوں سے یہی نتیجہ اخذ کیا ہے۔ چنانچہ مسٹر ڈاکر جو سڈنی کے ڈسٹرکٹ کورٹ کے جج تھے۔ شاؤل کی تبدیلی مذہب کے متعلق مذکورہ بالا روایت کے بارہ میں یہی رائے ظاہر کرتے ہیں۔ اور کہتے ہیں:۔

"Jesus finding he could no longer remain safely in Galilee started on his journey to visit the lost tribes of Israel in the east via Damascus where he remained a considerable time long enough to make the disciples of Ananias and others. This may have been the reason why the Commission was sent by the Jewish authorities to carry out persecution there. Jesus, knowing of his approach, went out like Elijah of old to meet his enemy Saul, the result of his wonderful personal power being the conversion of the persecutor in to a disciple. The intercourse between them probably continued some days in the house of Ananias, or where ever Jesus was residing. The arrival of the Commission, however showed Jesus that it was no longer safe to remain in Damascus and he proceeded towards Babylon on his way to the East."

یعنی یسوع ناصری نے یہ معلوم کر کے کہ وہ گلیل میں سلامتی سے نہیں رہ سکتے۔ اسرائیل کے کھوئے ہوئے قبائل کی تلاش میں دمشق کے راستہ انہوں نے مشرقی ممالک کی طرف سفر کیا۔ وہ دمشق میں دیر تک رہے۔ اتنی دیر کہ حنیناہ اور دوسروں کو شاگرد بنایا۔

یہی وجہ معلوم ہوتی ہے۔ کہ یہودی حکام کی طرف سے ایک وفد دمشق کی طرف اسی غرض سے بھیجا گیا۔ کہ وہاں پھر ان کو مظالم کا تختۂ مشق بنایا جائے۔ یسوع نے شاؤل کی آمد کا علم حاصل کر کے ایلیاہ نبی کی مانند اپنے دشمن سے خود ملنے کے لئے گئے۔ نتیجہ یہ ہؤا کہ ان کی حیرت انگیز ذاتی تاثیر کی وجہ سے وہ ظالم ان کا شاگرد بن گیا۔ جہاں حنیناہ کے گھر میں یا جہاں یسوع رہتے تھے۔ ان دونوں کے درمیان چند دن تک گفتگو ہوتی رہی۔ اس وفد کے پہنچنے پر یسوع کو معلوم ہو گیا۔ کہ اب دمشق میں ان کا ٹھیرنا خطرے سے خالی نہیں۔ اس لئے وہ بابل کی طرف گئے۔ تاکہ مشرق کی طرف کوچ کریں۔ اسی رائے کی تائید Johannes Weiss نے اپنی کتاب موسوم Paul and Jesus میں کی ہے (صلا ۳)

پولوس نے جو پہلا خط کرنتھیوں کو لکھا ہے۔ اس کے باب ۱۵ میں اس بات کو صریح طور پر تسلیم کیا ہے کہ یسوع ناصری کی یہ ملاقات ان کے ساتھ اسی قسم کی تھی۔ جیسی باقی تمام حواریوں سے۔ چنانچہ اس خط کی عبارت یوں شروع ہوتی ہے۔ "اور تیسرے دن کتاب مقدس کے بموجب جی اٹھا۔ اور کیفا کو اور اس کے بعد بارہ (حواریوں) کو دکھائی دیا۔ پھر پانسو سے زیادہ بھائیوں کو ایک ساتھ دکھائی دیا۔ جن میں سے اکثر اب تک موجود ہیں۔ اور بعض سو گئے پھر یعقوب کو دکھائی دیا۔ پھر سارے رسولوں کو اور سب سے پیچھے مجھ کو جو گویا ادھورے دنوں کی پیدائش ہوں دکھائی دیا۔ کیونکہ میں رسولوں میں سب سے چھوٹا ہوں۔ بلکہ رسول کہلانے کے لائق نہیں ہوں۔ اس لئے کہ میں نے خدا کے کلیسیا کو ستایا تھا۔" پولوس کے اس بیان نے اس کے سابقہ بیان کی تشریح کر دی ہے۔ کہ دمشق کے آس پاس حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس سے ملاقات اسی قسم کی تھی۔ جو دوسرے شاگردوں سے ہوئی۔ کوئی غیر معمولی خارق عادت ملاقات نہ تھی۔ اور کتاب اعمال کے محولہ بالا بیان سے ابھی دکھایا جا چکا ہے۔ کہ حضرت مسیح علیہ السلام دمشق سے یہودیوں کو چھوڑ دوسری قوموں کی تبلیغ کے لئے گئے۔

اس قدر واضح بیانات کے ہوتے ہوئے صرف ایک راوی لوقا کا یہ کہنا کہ گلیل کے پہاڑ میں انہیں برکت دے کر وہ ان سے جدا ہوگیا۔ اور آسمان پہ اٹھایا گیا۔ قابل اعتبار نہیں۔ انجیل متی کے راوی نے اس آسمانی سفر کا ذکر نہیں کیا۔ یوحنا کے راوی نے اس آسمانی سفر کا ذکر نہیں کیا۔ البتہ مرقس اور لوقا نے آسمان پہ اٹھائے جانے کا ذکر کیا ہے مگر ان دونوں کے بیانات میں اختلاف ہے۔ مرقس نے جہاں آسمان پر اٹھائے جانے کا ذکر کیا ہے وہاں ان کے خدا تعالیٰ کے دائیں جانب بیٹھنے کا بھی ذکر کیا ہے جسے لوقا نے ذکر نہیں کیا۔ علاوہ ازیں لوقا کے بیان میں یہ الفاظ زائد ہیں کہ "وہ شاگردوں سے جدا ہوگیا۔ اور آسمان پہ اٹھایا گیا"۔ آسمان پر اٹھائے جانے کے لئے شاگردوں سے جدا ہونے اور ان کے اس علیحدگی کا کیا تعلق اور علیحدگی میں آسمان پہ اٹھائے جانے کی کیا شہادت۔ آسمان پہ اگر اٹھایا جانا تھا تو شاگردوں کے سامنے اٹھایا جانا۔ تاکہ ان کی عینی شہادتوں کی کوئی قدر و قیمت ہوتی۔ ان دونوں راویوں کے مختلف بیانات اور ان بیانات کی کمزوری کے پیش نظر علامہ ڈومیلو نے اس رائے کا اظہار کیا ہے کہ یہ آسمان پہ اٹھائے جانے کے الفاظ بعد میں لائے گئے ہیں۔ مرقس کے اصل نسخوں میں یہ الفاظ نہ تھے۔ چنانچہ ان کی رائے کی تائید انجیل مرقس کے ایک نہایت ہی قدیم نسخے سے جو ۱۸۹۱ء میں آرمینیا سے حاصل ہوا اس امر کی تصدیق ہوتی ہے۔ اس نسخہ میں یہ الفاظ موجود نہیں ہیں۔ جن میں حضرت عیسےٰ کے آسمان پہ جانے کا ذکر ہو۔ اور تحقیق سے یہ ثابت ہو چکا ہے کہ ان الفاظ کو ارسطین نے بعد میں بڑھایا تھا۔ اور یہ کہ لوقا نے مرقس کے محرف نسخوں کی نقل کی ہے جن میں آسمان پہ جانے کے الفاظ بڑھائے گئے۔

غرض اناجیل اربعہ اعمال اور پولوس کے خطوط کے مطالعہ سے یہ امر نہایت ہی وضاحت کے ساتھ ثابت ہو جاتا ہے کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام نے گلیل کے پہاڑ کے دامن میں اور بحیرہ طبریہ کے کنارے پہ اور پھر دمشق میں جاکر اپنے اور اپنے ساتھیوں کے لئے بنی اسرائیل کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کی تلاش اور ان میں تبلیغ کرنے کی خاطر اپنے سفر کا پروگرام مرتب کیا۔ تاکہ وہاں جاکر اپنی بعثت کی غرض و غایت کو پورا کریں۔ اور تاکہ بنی اسرائیل کی کھوئی ہوئی بھیڑیں اپنے خدا کی آواز پہ کان دھریں اور گلہ بان کی آواز کو سنیں۔ اور رہائی پائیں۔ اور یہی وہ اہم غرض ان کی آمد کی تھی جسے پورا کرنا ان کا اولین فرض تھا۔ سرزمین یہودیہ میں حالات کو ناسازگار پاکر نہایت ہی بے قراری میں بے بس انسان کی طرح انہوں نے اپنے مقصد رسالت کو پورا کرنے کی غرض سے من انصاری الی اللہ کہکر حواریوں کو اپنی مدد کے لئے بلایا۔ اور انہوں نے لبیک کہا۔

جس طرح اناجیل اربعہ وغیرہ کے مطالعہ سے حضرت عیسےٰ کے اس نئے تبلیغی پروگرام کا پتہ چلتا ہے۔ اسی طرح اس تقسیم عمل سے بھی انکے اس تبلیغی پروگرام کا پتہ چلتا ہے جس کے مطابق حواریوں نے مختلف جہات کی طرف سفر اختیار کئے۔ گلیل کی پہاڑی سے حضرت عیسٰی کے اور ان کے بعض حواریوں کے سفروں کا رخ مسیحی اور اسلامی روایات کو اگر غور سے دیکھا جائے آسمان کی طرف نہیں بلکہ دمشق۔ اور دمشق سے نصیبین اور نصیبین سے فارس اور فارس سے مشرقی ممالک کی طرف معلوم ہوتا ہے۔ عیسائی کلیسیا کی تاریخوں میں پوری وضاحت سے مذکور ہے کہ آپ کا چہیتا اور نہایت پیارا حواری توما جنہیں ان کی دائمی رفاقت کی وجہ سے ان کا توام قرار دیا گیا تھا۔ بلکہ اس کے متعلق بھی بعض کو یہ خیال پیدا ہوگیا تھا کہ وہ بھی حضرت مسیح کی طرح نہیں مرے (یوحنا ۲۰/۲۲) یہ توما حواری اپنے تبلیغی سفر میں ہندوستان پہنچا اور وہیں برہمنوں کے ہاتھوں انہوں نے جام شہادت پیا۔ اور اب تک اس نیک اور اولوالعزم حواری کے نام میں تراونکور میں ایک نہایت ہی پرانا گرجا ہے۔ اس کے مجاورین کا خیال ہے کہ توما حواری نے ہی پہلے وہاں بپتسمہ دیا۔ اور عیسائیوں کا غالب خیال ہے کہ دنیا میں سب سے پہلا گرجا وہی ہے توما حواری نے تراونکور میں اپنے ماننے والوں کا نام ناصری رکھا۔ کیونکہ اس وقت تک عیسائیوں کے لئے لفظ مسیحی یا عیسائی نہ رکھا گیا تھا۔ اور وہ گرجا سیریا یعنی شام کی طرف منسوب کیا گیا ہے۔ الطرفۃ الفقیہ کے مشہور مصنف خوری عیسےٰ اسعد حج ہاں حمص میں مجھے اپنے تبلیغی سفر کے دوران میں مہمان رہنے کا شرف حاصل ہوا اپنی کتاب کے صفحہ ۱۷ پر توما حواری کے تبلیغی سفر کے متعلق لکھتے ہیں کہ توما دی حواری [4]

نئے ارض وسماء

ایران میں تبلیغ احمدیت

رپورٹ ماہ دسمبر ۱۹۴۶ء

از مکرم مولوی عبدالواحد صاحب مجاہد ایران

الحمدللہ ثم الحمدللہ کہ حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالےٰ کی توجہ اور دعاؤں سے اس ماہ ایک محترم دوست حاجی آغا محمد عبداللہ نے احمدیت کو قبول کیا۔ جن کی بیعت کا خط بمع دعا کی درخواست کے ۲۰ دسمبر کو حضور کی خدمت میں لکھا گیا۔ اور اب ان کی تربیت اور تعلیم کے لئے ان کے گھر جاکر ہفتہ میں ایکبیکشنبہ دو بار دعوت الامیر کا درس بھی دیا جاتا ہے۔ ان کی اہلیہ صاحبہ بھی انشاءاللہ احمدیت کے قریب ہو رہی ہیں۔ لیکن ان کے صاحبزادہ میں ابھی مخالفانہ رنگ کا طریق بحث جاری ہے۔ دوست دعا فرمائیں اللہ تعالےٰ اس تمام خاندان کو جلدی اپنی آغوش محبت میں لے۔ اور احمدیت کے عشق کی چاشنی دے کر اسلام کی خدمت کی سلک میں منسلک فرمائے۔ اور ہمارے نئے احمدی بھائی کو راسخین فی العلم والایمان میں سے بنائے اور خاکسار راقم الحروف کے گناہوں کو معاف فرمائے۔ اور لوگوں کی ہدایت کے لئے حقیقی رنگ میں دعائیں کرنے اور صحیح طریق پر محنت و استقلال سے کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

گذشتہ ماہ پچاس افراد کے پاس پہنچ کر تبلیغی ملاقاتیں کی گئیں۔ اور سلسلہ کی کتب مطالعہ کے لئے دی گئیں۔ درس کے طور پہ مجالس منعقد کی گئیں۔ اس کے علاوہ تجارتی اور علمی تعلقات بڑھانے کے لئے بہت سے لوگوں سے ملا۔ اس کوشش میں اس عاجز کو ۲۸۰ میل موٹر پہ اور پیدل سفر کرنا پڑا۔ اور ۹ رات اپنے مکان سے باہر رہنا پڑا۔ موسم سرما ہونے کی وجہ سے اور سخت سرما کے مقابلہ کا پورا سامان نہ ہونے کی وجہ سے راتوں کو سونے کی بجائے ڈاک وغیرہ کا کام ہی کرتا رہا۔ کیونکہ سردی کی وجہ سے نیند نہ آتی تھی۔ اس کی وجہ سے اکثر دوسرے دن بیمار ہو جاتا رہا۔

عرصہ زیر رپورٹ میں ۷۰ خطوط تبلیغی تربیتی تنظیمی ایران کی جماعتوں اور بیرونجات و مرکز میں لکھے۔ بعض خطوط لمبے اور مفصل تھے۔ اس وجہ سے بہت سا وقت ڈاک کے کام کو سرانجام دینے میں صرف ہوگیا۔ اسی ضمن میں مقامی اخبارات کے لئے تین مضامین بھی لکھے گئے۔ تین مختلف مقامات پر تبلیغی اور تعلیمی و تربیتی ضروریات کے پیش نظر حضرت سیدنا المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود کی تصنیف منیف دعوۃ الامیر کا درس شروع کیا ہوا ہے۔ اور ایک جگہ عربی کتب کا پندرہ روز کے بعد درس دینے کا موقعہ ملتا ہے اس کا اثر اچھا ہو رہا ہے۔ دوست اللہ تعالےٰ کے آگے گریہ و زاری اور دعاؤں سے مدد فرمائیں۔ کہ یہ اسلام کے بچے زندگی کا دودھ پی لیں۔ آمین

دو ایرانی نوجوان جو بڑے تعلیم یافتہ ہیں اس عاجز سے اردو زبان پڑھتے ہیں۔ امید ہے کہ اللہ تعالےٰ کی توفیق سے چار پانچ ماہ تک سلسلہ کی اردو کتب پڑھنے اور سمجھنے کے قابل ہو جائیں گے۔

ایک نوجوان یسرنا القرآن کا سبق اس عاجز سے پڑھتا ہے۔ اس سلسلہ کو وسیع تر کرنے کا پروگرام ہے۔ لیکن عدیم الفرصتی اور صحت کی خرابی کی وجہ سے علمی افاضہ کی مجالس قائم کرنے میں روک پیدا ہو رہی ہے۔ اللہ تعالےٰ سے دعا ہے کہ وہ خود بخود لوگوں کے دلوں میں تحریک فرمائے اور پیاس روحانی کا احساس دلائے۔ اور اس عاجز کو صحت اور ہمت اور جنون شفقت خلق بخشے۔ اور علم و عرفان اور بیان وسمجھ کے ساتھ تیزی سے علمی ادبی اور روحانی تربیت کی توفیق عطا فرمائے اور انجام بخیر کرے۔ آمین یا رب العلمین۔

[4] ہیں کہ جن کو نجات دہندہ یعنی یسوع ناصری نے اجازت دی تھی۔ کہ وہ اس کے ہاتھوں اور پاؤں میں میخوں کے نشان چھو کر اپنے شک کو رفع کرے۔ [illegible]

وصیتیں

وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں۔ تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو وہ دفتر میں اطلاع کردے۔
(سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

۹۸۳۴ع منکہ بھاگ بھری بیوہ خدا بخش صاحب مرحوم قوم کشمیری عمر ۶۰ سال بیعت ۱۹۲۶ء ساکن دارالعلوم قادیان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۴/۴۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ مبلغ دو سو روپیہ کی رجسٹری جو کہ میرے نام ہے اس میں سے نصف میری لڑکی کرم بی بی کے نام ہے۔ اور نصف میرے نام ہے۔ ایک جوڑا کڑے چاندی وزنی تیس تولے اور جو میری زمین چونڈہ باجوہ میں ہے۔ وہ میرے خاوند نے مجھے حق مہر میں رجسٹری کر دی ہے۔ میں اپنی جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں میرے مرنے پر جو جائداد ثابت ہو۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ العبد: بھاگ بھری نشان انگوٹھا گواہ شد: محمد رفیق دیہاتی مبلغ گواہ شد: علی محمد موصی صحابی انسپکٹر وصایا۔ گواہ شد کرم بی بی نشان انگوٹھا۔

۹۸۳۵ع منکہ بنت الرسول بنت سید عابد علی شاہ صاحب قوم سید عمر ۵۶ سال پیدائشی احمدی ساکن بدوملہی ڈاکخانہ خاص ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶/۱/۴۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد اس وقت صرف ڈنڈیاں طلائی وزنی دو تولہ ہے۔ جن کی قیمت موجودہ نرخ کے مطابق ۲۰۸/- روپے بنتی ہے۔ میری وفات کے بعد مزید جو میری جائداد ثابت ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی میرا حق مہر ۲۰۰/- تھا جو میں اپنے شوہر سے وصول کر چکی ہوں۔ العبد: بنت الرسول موصیہ گواہ شد غلام رسول ساکن بدوملہی حال قادیان۔ گواہ شد: نظام الدین صحابی ڈیرہ بابا نانک حال قادیان

۹۸۳۶ع منکہ حفیظ احمد ولد چوہدری عبد المالک صاحب قوم جٹ پیشہ ملازمت عمر ۳۳ سال پیدائشی احمدی ساکن چک ۱۲۷ R.B بہلولپور ڈاکخانہ خاص ضلع لائلپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۲۸/۴۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میرے نام اس وقت کوئی جائیداد نہیں۔ میری آمد ۴۵/- روپے ماہوار تنخواہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

العبد۔ حفیظ احمد بقلم خود سب انسپکٹر پولیس انچارج تھانہ نولکھا لاہور۔
گواہ شد۔ محمد اسلم ساکن جہورماہوں موصی۔ گواہ شد عبد المالک بحروف انگریزی والد موصی

مولوی محمد علی صاحب پر آخری اتمام حجت

مولوی محمد علی صاحب پانچ سال سے ذیل کا حلف اٹھانے سے گریز کرتے ہیں، گو ان کو، پچیس ہزار روپیہ نقد انعام دیا جاتا ہے۔ جس کی تفصیل ہمارے شائع شدہ انگریزی اردو رسالے میں موجود ہے۔ جو مفت مل سکتا ہے۔ اب ان پر آخری حجت پوری کرنیکے لئے ہم ان کو یہ بھی اختیار دیتے ہیں کہ اگر اس حلف میں کوئی ایسی بات درج ہو جو ان کے عقائد میں داخل نہیں تو وہ ہم کو بتا دیں ہم اس کو اس حلف میں سے خارج کر دیں گے۔ اب بھی جو صاحب ان کو حلف اٹھانے کے لئے تیار کریں گے ان کو بھی پانچہزار روپیہ نقد انعام دیا جائے گا۔ اس طرح جملہ ساٹھ ہزار روپیہ ہم ان کی حسب خواہش جناب خانبہادر بابو عبدالکریم خانصاحب آنریری مجسٹریٹ سکندر آباد کے پاس جمع کرا دینے کو تیار ہیں۔ اس پر بھی اگر وہ گریز کریں گے تو

اے آسمان و زمین تم گواہ رہو

کہ ہم نے اس دو رنگی انسان پر جس کا ظاہر کچھ اور باطن کچھ ہے بفضل خدا تعالےٰ ہر طرح سے حجت پوری کر دی ہے۔ اس طرح خلافت سلسلہ عالیہ احمدیہ کی صداقت بفضل خدا تعالےٰ پھر ایک بار دنیا میں آشکار ہو گئی۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ

خاکسار عبداللہ الہ دین

حلف کے اصل الفاظ

"میں محمد علی پریذیڈنٹ انجمن اشاعت اسلام لاہور خدا تعالےٰ کو حاضر و ناظر جان کر اس بات پر حلف اٹھاتا ہوں کہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کو چودھویں صدی کا ربانی مجدد و مسیح موعود مانتا ہوں۔ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں۔ اس لئے آپ کے بعد کوئی نبی نہیں آ سکتا مسلمانوں میں ایسا شخص جو خواہ اپنے آپ کو کوئی نئی شریعت والا یا مستقل نبی نہ کہتا ہو اور اپنے آپ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا غلام کہتا ہو۔ شریعت اسلام کا کامل طور سے پابند ہو۔ دن رات جان و مال سے اشاعت اسلام کرنیوالا ہو پھر بھی وہ اگر اپنے آپ کو خدا کی طرف سے وحی یا الہام پا کر نبی یا رسول کہتا ہو۔ وہ میرے نزدیک یقیناً جھوٹا کافر اور دجال ہے دوسرا میرا یہ بھی عقیدہ ہے کہ مسیح موعود کا منکر یا مکذب اگر کلمہ گو ہے تو وہ ہرگز کافر نہیں ہو سکتا۔ یہی عقائد مسیح موعود کے بھی اور میں بھی ایڈیٹر ریویو آف ریلیجنز کی حیثیت سے یہی عقائد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی تک اپنے رسالوں میں شائع کرتا رہا۔ اور آپ کی وفات کے بعد بھی چھ سال تک حضرت خلیفۃ المسیح اول کے زمانہ تک یہی عقیدہ رکھتا تھا جناب مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب اپنے آپکو قرآن شریف کی آیت استخلاف کی رو سے خلیفۃ المسیح ثانی قرار دیتے ہیں اور حضرت مسیح موعود کو نبی اور رسول سمجھتے ہیں اور آپ کے منکرین و مکذبین کو منکر و کافر قرار دیتے ہیں۔ میرے نزدیک یہ عقاید سراسر غلط اور جھوٹے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات کے خلاف ہیں اسلئے وہ ہرگز سلسلہ عالیہ احمدیہ کے واجب الاطاعت امام نہیں ہو سکتے۔ بلکہ میرے ہی عقائد صحیح ہیں اور اگر میرے مذکورہ بالا عقائد خدا تعالیٰ کے نزدیک جھوٹے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم کے خلاف ہیں اور میں ان عقاید کی اشاعت کرنے میں صحیح راہنمائی نہیں کرتا۔ بلکہ گمراہی پھیلاتا چلا آ رہا ہوں تو میں دعا کرتا ہوں کہ اے قادر ذوالجلال خدا جو تمام زمین و آسمان کا واحد مالک ہے اور ہر چیز کے ظاہر و باطن کا تجھے علم ہے تمام قدرتیں تجھ ہی کو حاصل ہیں۔ تو ہی قہار و غالب اور منتقم حقیقی ہے اور تو ہی علیم خبیر اور سمیع و بصیر ہے اگر تیرے نزدیک میرے مذکورہ بالا عقائد غلط اور مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کے عقائد صحیح ہوں تو تو مجھ پر ایک سال کے اندر موت وارد کر یا کسی[۴۴]

[۴۴] ایسے غضبناک و عبرتناک عذاب میں مبتلا کر جسمیں انسانی ہاتھ کا دخل نہ ہو تا لوگوں پر صاف ظاہر ہو جائے کہ میں ناحق پر تھا اور دنیا میں گمراہی پھیلایا کرتا تھا جسکی پاداش میں خدا تعالےٰ نے کیفر دار ہی یہ سزا مجھے ملی۔ آمین ثم آمین"

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

لندن ۲۷ جنوری۔ فلسطین کانفرنس شروع ہو گئی ہے۔ عرب ممالک کے عرب نمائندے اس میں شامل ہوئے۔ لیکن کوئی یہودی نمائندہ موجود نہ تھا۔ عرب وفد کے لیڈر نے ایک بیان میں بتایا۔ کہ عرب فلسطین کی تقسیم کی کوئی تجویز ہرگز منظور نہ کریں گے۔

تل ابیب ۲۷ جنوری:۔ دہشت پسند یہودی مقامی ڈسٹرکٹ جج کو کھلی عدالت میں سے اٹھا کر لے گئے۔ گذشتہ دنوں ایک اور برطانوی افسر کو بھی اغوا کر لیا گیا ہے۔ حکومت اس سلسلے میں سخت کارروائی کر رہی ہے۔ یہودی بستیوں کی تلاشی لی جا رہی ہے۔ اور کرفیو آرڈر نافذ کر دیا گیا ہے۔ برطانوی باشندوں کو گھروں سے نکلنے کی ممانعت کر دی گئی ہے۔

نئی دہلی ۲۷ جنوری:۔ سکھ نیشنل کانگرس کے ایک اجلاس میں قرارداد منظور کی گئی ہے کہ سکھوں کو ... ساتھ دینا چاہیئے کانگرسی لیڈر سکھوں کے حقوق کی حفاظت کریں گے:۔

نئی دہلی ۲۸ جنوری:۔ ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ اب جرمنی کے ہر حصہ میں تحفوں کے پارسل بھیجے جا سکتے ہیں اس سے پہلے جرمنی کے صرف برطانوی علاقہ میں پارسل بھیجے جا سکتے تھے:۔

نئی دہلی ۲۸ جنوری۔ کل ریاستوں کے آئینی مشیروں کی کمیٹی کا اجلاس ہوا جس میں دستور ساز اسمبلی میں شرکت کے سوال پر غور کیا گیا۔ اس سلسلے میں ایک اہم قرارداد کا مسودہ تیار کیا گیا۔ جس میں ریاستوں کی پوزیشن کو واضح کیا جائیگا خیال کیا جاتا ہے۔ کہ اس قرارداد میں کہا جائے گا کہ ریاستیں ملک کی آزادی کے لئے تعاون کرنے کے لئے تیار ہیں۔ لیکن اگر وزارتی سکیم کے خلاف کوئی بات کی گئی تو ریاستیں اسے تسلیم نہیں کریں گی۔ ریاستیں یونین کے اختیارات کو بڑھانے پر تیار نہیں ہوں گی۔ وہ اندرونی اصلاحات کے متعلق کسی بیرونی جماعت کی مداخلت کو بھی گوارا نہیں کریں گی۔ آج صبح یہ قرارداد ریاستی وزراء کی میٹنگ میں پیش ہوئی۔

واشنگٹن ۲۸ جنوری:۔ انسانی حقوق کے متعلق اتحادی اقوام کے کمیشن نے مسز روز ویلٹ کو اپنا صدر منتخب کیا ہے

شکاگو ۲۸ جنوری:۔ روٹری کلب کے بانی آج انتقال کر گئے۔ آپ نے ۷۸ برس عمر پائی

لندن ۲۸ جنوری:۔ مسٹر آرتھر ہنڈرسن نائب وزیر ہند نے ایک سوال کے جواب میں کہا۔ ۱۹۴۷ء کے آخر تک ہندوستان میں غذائی قلت کا سامنا رہیگا۔ اور باہر سے اناج منگوانے کی ضرورت بدستور رہے گی۔

لاہور ۲۸ جنوری:۔ پنجاب کی تازہ صورت حالات پر غور کرنے کے لئے آج پنجاب کی وزارت کی اہم میٹنگ ہوئی۔

لنڈن ۲۷ جنوری:۔ مسٹر بیون وزیر خارجہ برطانیہ نے پارلیمنٹ میں سرکاری طور پر اعلان کر دیا۔ کہ مصر اور برطانیہ کے درمیان سمجھوتہ کی تجدید کے لئے جو گفت و شنید جاری تھی۔ وہ ٹوٹ گئی ہے۔ آپ نے کہا۔ میں نے کئی تجاویز گفت و شنید کو ناکامی سے بچانے کی خاطر مصر گورنمنٹ کے سامنے رکھی تھیں۔ لیکن افسوس کہ مصر ان پر رضامند نہ ہوا۔ میں نے یہ تجویز بھی پیش کی تھی۔ کہ سوڈان کے معاملہ میں غور کرنے کے لئے برطانیہ۔ مصر اور سوڈان کے نمائندوں پر مشتمل ایک کانفرنس میں از سر نو غور کیا جائے "لیکن مصر نے اسے ماننے سے بھی انکار کر دیا۔ مصر کے نزدیک سوڈان کے نمائندوں کو صرف اس صورت میں بات چیت کی دعوت دی جا سکتی ہے جبکہ اسے مصر سے الگ کرنے کا یقین دلا دیا جائے۔

قاہرہ ۲۷ جنوری۔ مصر کے وزیر اعظم نقراشی پاشا نے مصری پارلیمنٹ میں جب برطانیہ کے ساتھ سمجھوتہ کی بات چیت ٹوٹ جانے کا اعلان کیا۔ تو ہاؤس نے "مصر اور سوڈان کا بادشاہ زندہ باد" کے نعرے لگائے۔ وزیر اعظم نے کہا۔ کہ مصر سمجھوتہ کی خاطر زیادہ سے زیادہ آگے گیا۔ لیکن افسوس کہ برطانیہ نے اس کی قدر نہ کی آپ نے کہا۔ برطانیہ کی نئی تجاویز سے مصر کی امنگیں پوری نہ ہوئی تھیں۔ اس لئے بات چیت ٹوٹ گئی۔ اب اس معاملہ کو مصر اتحادی اقوام کے سامنے پیش کریگا آپ نے اس امر پر زور دیا۔ کہ سوڈان کے باشندے ہمارے بھائی ہیں۔ انہیں کوئی طاقت مصر سے الگ نہیں کر سکتی:۔

لنڈن ۲۷ جنوری۔ آج برما کے آئینی مستقبل کے متعلق برطانیہ اور برمی وفد کے درمیان سمجھوتہ کا اعلان کر دیا جائے گا۔ یہ سمجھوتہ دو امور کے متعلق ہوگا۔ ایک یہ کہ برما کی دستور ساز اسمبلی کے انتخابات میں برما کے عوام کو رائے دینے کا حق ہوگا۔ اور یہ انتخاب ۱۹۳۵ء کے ایکٹ کے مطابق ہوں گے۔ اور دوسرے یہ کہ برما کی عبوری حکومت کو ہندوستان کی عبوری حکومت کے برابر اختیارات حاصل ہوں گے۔ خیال کیا جاتا ہے کہ برمی وفد کے دو ممبروں نے برطانوی تجاویز کے خلاف رائے دی ہے۔

پٹنہ ۲۷ جنوری۔ آج پنجاب کے مسلم لیگی لیڈروں کی گرفتاری کے خلاف مسلمانوں نے دفعہ ۱۴۴ کے نفاذ کے باوجود مظاہرے کئے جس پر چندہ اشخاص کو قانون شکنی کے الزام میں گرفتار کر لیا گیا۔

لاہور ۲۷ جنوری آج گوجرانوالہ میں ۸۷ ملتان میں ۲۸ اور امرتسر میں ۲۵ مسلمانوں کو قانون شکنی کے الزام میں گرفتار کیا گیا۔ ملتان میں سنٹرل اسمبلی کے ممبر مخدوم سید میر شاہ جیلانی کو بھی گرفتار کر لیا گیا۔ راولپنڈی میں مسلم نیشنل گارڈ کے سالار اور مسلم لیگ کے صدر اور اس کے صدر کو بھی گرفتار کر لیا گیا۔ سرگودھا اور وزیر آباد میں بھی لیگی عہدہ داروں کو پکڑ لیا گیا۔ امرتسر میں مظاہرین کو منتشر کرنے کے لئے اشک آور گیس اور لاٹھی چارج سے بھی کام لیا گیا۔ خیال کیا جاتا ہے کہ اس وقت تک صوبے کے طول و عرض میں پانچ سو سے زائد اشخاص گرفتار ہو چکے ہیں

مالیر ۲۷ جنوری راجہ غضنفر علی خاں ممبر حکومت ہند نے آج پنجاب کی صورت حالات کے متعلق مسٹر جناح سے طویل ملاقات کی۔

نئی دہلی ۲۷ جنوری مسلم لیگ ورکنگ کمیٹی کے چھ ممبر بذریعہ طیارہ کراچی روانہ ہو گئے ہیں ان میں عبوری حکومت کے لیگی ممبروں کے علاوہ چوہدری خلیق الزمان اور وزیر اعظم بنگال بھی شامل ہیں۔

شنگھائی ۲۷ جنوری شنگھائی کی مختلف چینی ایسوسی ایشنوں نے کمیونسٹ لیڈروں سے اپیل کی ہے کہ وہ مرکزی حکومت سے فوراً صلح کرنے کے لئے بات چیت کریں۔ تاکہ خانہ جنگی کی وجہ سے ملک کی طاقت کمزور نہ ہونے پائے لیکن کمیونسٹ لیڈروں نے کہا ہے کہ جب تک موجودہ آئین کو منسوخ نہیں کیا جاتا اس وقت تک ہم گفت و شنید کے لئے تیار نہیں ہیں:۔

نئی دہلی ۲۸ جنوری۔ معلوم ہوا ہے کہ ۱۵ فروری کو دہلی میں آل انڈیا شیڈولڈ کاسٹس مسلم لیگ کی کونسل اور ورکنگ کمیٹی کا اجلاس منعقد ہوگا۔

واشنگٹن ۲۷ جنوری۔ وزیر اعظم کینیڈا نے بتایا کہ چینیوں کے خلاف جو سخت پابندی عائد ہے میری حکومت اسے ہٹا لینے کا ارادہ رکھتی ہے۔

پٹنہ ۲۷ جنوری۔ بہار مسلم لیگ کی کونسل کا ایک ضروری اجلاس ۹ فروری کو منعقد ہوگا جس میں بہار کے مسلمانوں کو خاص خاص جگہوں میں آباد کرنے کے سوال پر غور کیا جائے گا۔ تاکہ وہ اپنی حفاظت کے قابل ہو سکیں۔ اس سلسلے میں ۲ فروری کو بہار مسلم لیگ کی پارلیمنٹری پارٹی کی بھی میٹنگ ہوگی۔

مسلم نیشنل گارڈ سے پابندی اٹھالی گئی
متعدد لیڈروں کی دوبارہ گرفتاری

لاہور ۲۸ جنوری۔ حکومت پنجاب نے مسلم نیشنل گارڈ اور راشٹریہ سیوک سنگھ کو خلاف قانون قرار دینے کا جو حکم دیا تھا اسے واپس لے لیا گیا ہے یہ فیصلہ آج وزراء کی میٹنگ میں کیا گیا۔ وزیر اعظم پنجاب نے اس سلسلے میں ایک بیان میں کہا بدقسمتی سے یہ خیال پھیل گیا ہے کہ مسلم نیشنل گارڈ پر پابندی کا مطلب مسلم لیگ پر حملہ ہے۔ اس غلط خیال کو دور کرنے کے لئے حکومت نے اس پابندی کو ہٹا دیا ہے۔ لیکن حکومت نے فرقہ وارانہ امن کی خاطر جو دیگر پابندیاں عاید کر رکھی ہیں۔ انہیں قطعاً واپس نہیں لیا جائے گا۔ اور اگر ان کی خلاف ورزی کی گئی تو حکومت ضرور مناسب کارروائی کرے گی۔

آج صبح افتخار حسین آف ممدوٹ کی کوٹھی پر مسلم لیگی لیڈروں کی ایک اہم کانفرنس ہوئی۔ بعد میں بیرون موچی گیٹ ایک جلسہ ہوا۔ جس میں لیڈروں نے یہ اعلان کیا کہ جب تک جلسہ کرنے اور جلوس نکالنے پر پابندی کو حکومت واپس نہیں لیتی۔ اس وقت تک ہم اپنی تحریک کو جاری رکھیں گے جلسہ کے بعد لیڈروں کی راہنمائی میں ایک جلوس نکالا گیا۔ جو سول اسکرٹریٹ کی طرف روانہ ہوا۔ پولیس نے سردار شوکت حیات خان۔ ان کی ہمشیرہ۔ بیگم شاہنواز۔ میاں امیر الدین میئر لاہور کارپوریشن۔ اور مسٹر فیروز خان نون کو گرفتار کر لیا۔ اس کے علاوہ ۶۲ مزید اشخاص کو بھی گرفتار کیا۔